(قسط اول)

حدود آرڈی نینس کا جائزہ

(حد زنا آرڈی نینس 1979ء کا جائزہ)

ترتیب: ویمن ایڈ ٹرسٹ پاکستان

اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسانی معاشرہ صالح، معیاری اور مثالی ہو جرائم و فواحش سے پاک صاف ہو، لوگوں کی جان مال اور عزت و آبرو محفوظ رہے، تاکہ لوگ اطمینان و سکون کی زندگی گزاریں اور ہر قسم کے خوف و خطر سے مامون ہو کر اپنی مفوضہ ڈیوٹی انجام دینے کیلئے پر امن فضا اور پر سکون ماحول کا ہونا ضروری ہے، ورنہ انسان کی دماغی اور جسمانی صلاحیتیں دب کر اور ٹھٹھر کر رہ جائیں گی اور وہ صحیح رفتار سے ترقی نہیں کر سکے گا۔ اسلام نے جرائم کی یہ سخت سزائیں اسلئے مقرر کی ہیں کہ سماج سے برائیوں کی جڑ کٹ جائے، امن و سکون کے فضا قائم ہو اور کسی باغی و ظالم کو لوگوں پر دست درازی اور ظلم و زیادتی کرنے، معاشرے میں خوف و ہراس اور بدامنی پھیلانے اور لوگوں کی زندگی کو مکدر اور تلخ بنانے کی جرات نہ ہو۔ ملک سے ہر قسم کی شر و فساد اور ظلم و عدوان کا خاتمہ ہو جائے۔ پاکیزہ صفات اور اعلیٰ انسانی قدریں فروغ پائیں، عوام کی جان و مال کا تحفظ ہو اور انہیں چین و سکون اور خوش حالی کی زندگی میسر آئے۔ اسلام فرد اور جماعت دونوں کو اہمیت دیتا ہے اور دونوں کی پوری رعایت کرتا ہے لیکن فرد کے مقابلے میں جماعت کا مفاد اس سے زیادہ عزیز ہے۔ اس لئے وہ عوامی مفاد اور جماعتی مصالح کو ترجیح دیتا ہے۔ اور اس کی خاطر ایک فرد کے نقصان کو گوارہ کر لیتا ہے۔ اس لئے وہ عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ اور سوسائٹی کو شر و فساد اور مفسد عناصر کی ظلم و تعدی سے پاک رکھنے کیلئے یہ عبرت ناک سزائیں تجویز کرتا ہے۔

ذیل میں حدود آرڈی نینس کے حوالے سے ایک چشم کشا رپورٹ پیش کی جاتی ہے جو اس میدان میں ایک اہم پیش رفت ہے۔ (ادارہ)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات
(۱)	تمہید
(۲)	حدود آرڈی نینس کا تقابلی جائزہ
(۳)	حدود کے قوانین کے نفاذ میں دشواریاں
(۴)	اسلامی قوانین کی طرف پیش رفت تاریخ کے آئینے میں
(۵)	تنفیذ حدود آرڈی نینس
(۶)	حد زنا آرڈی نینس کا مکمل متن

حدود آرڈی نینس کا ذکر اکثر میڈیا کے ذریعہ آرہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں عورتوں کے حقوق کے نام پر قائم این جی اوز اور پاکستان کے آزاد خیالات رکھنے والوں کی طرف سے ان خواتین اور بالخصوص حد زنا آرڈی نینس 1979ء پر مختلف اعتراضات اٹھائے

جارہے ہیں۔دوسری جانب یہ قوانین ایک اسلامی نظریاتی ملک میں مروج ہیں جب کہ علماء اور اسلامی قوانین کے ماہرین کا بھی اس سلسلے میں ایک رائے اور تحفظات ہیں۔

۹ستمبر کو پاکستان کی کسی بھی پہلی اسمبلی میں حدود قوانین کے حق میں پُر زور آواز بلند ہوئی۔ یہ آواز بلند کرنے کا سہرا سرحد اسمبلی کے سر رہا۔سرحد اسمبلی میں ۹ستمبر کو متحدہ مجلس عمل کی رکن صوبائی اسمبلی محترمہ نعیمہ اختر نے ایک باقاعدہ قرارداد میں نیشنل کمیشن برائے خواتین کی حدود قوانین سے متعلق تجاویز کی مذمت کی تھی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ نہ صرف حدود قوانین کو مذکورہ تجاویز کی روشنی میں ختم کرنے سے باز رہے بلکہ ان قوانین پر موثر عمل درآمد کو ممکن بنائے۔محترمہ نعیمہ اختر نے قرارداد پیش کرتے ہوئے ایوان پر زور دیا کہ ان کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی جائے تاکہ وفاقی حکومت کو ایک واضح اور صاف پیغام بھیجا جاسکے اور پورے صوبے کے عوامی نمائندوں کے جذبات سے آگاہ کیا جاسکے محترمہ نعیمہ اختر نے اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مغرب زدہ این جی اوز اور دوسری سماجی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ حدود قوانین کو منسوخ کروانے جیسے غیر اسلامی اقدام اور اس اقدام کو اسمبلی سے بالا آرڈی نینس کی صورت میں نافذ کروانے کے بجائے اس میں ضروری ترامیم کا بل باضابطہ طور پر ایوان میں پیش کریں اور قانون ساز اداروں کو اس سلسلے میں اپنا آئینی حق استعمال کرنے دیں۔محترمہ نعیمہ اختر نے کہا کہ حدود قوانین اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں اور اگر انہیں محض کمیشن کی سفارشات اور این جی اوز کے دباؤ پر منسوخ کردیا گیا تو کل زکوٰۃ اور نماز کو بھی ختم کرنے کا مطالبہ سامنے آسکتا ہے۔

سپیکر اسمبلی بخت جہاں خان نے قرارداد کی محرکہ محترمہ نعیمہ اختر سے کہا کہ وہ قرارداد کا مسودہ ایوان کو پڑھ کر سنائیں۔سپیکر کی ہدایت پر نعیمہ اختر اور مسلم لیگ (ق) کی رکن اسمبلی نگہت ارکزئی نے قرارداد کا مسودہ ایوان میں پڑھ کر سنایا۔جس میں ویمن کمیشن کی سفارشات کی سخت الفاظ میں مذمت کے ساتھ ساتھ اسے مکمل طور پر مسترد کردینے کا مطالبہ شامل تھا۔قرارداد میں کہا گیا تھا کہ حدود قوانین کو منسوخ کرنے کے بجائے ان کے موثر نفاذ کیلئے اقدامات کئے جائیں اور اللہ کے بنائے ہوئے قوانین میں کسی ترمیم و تبدیلی کے ہر امکان کو ختم کیا جائے۔قرارداد کا متن سننے کے بعد صوبہ سرحد کی اسمبلی نے اسے متفقہ طور پر منظور کرلیا ایم ایم اے کی رکن قومی اسمبلی بیگم عائشہ منور کا موقف ہے کہ حدود کے قوانین عورتوں کے محافظ ہیں،ان کی زد عورتوں کی نسبت مردوں پر زیادہ پڑتی ہے۔خوفناک سزا کا خوف مرد کو کسی عورت کی عزت کی پامالی سے روکتا ہے۔ان قوانین کی وجہ سے عورت کا مستقبل اور عزت محفوظ رہتی ہے۔محترمہ عائشہ منور کا خیال ہے کہ قوانین کی مخالفت کرنے کے بجائے اس طریقہ کار کی مخالفت کرنی چاہئے جس کی پیچیدگی کی وجہ سے عورت کو صحیح انصاف نہیں مل پاتا۔اور یہ کام پولیس کلچر اور عدلیہ میں اصلاحات کے ذریعے ہوسکتا ہے۔ عائشہ منور نے کہا کہ حدود آرڈی نینس کی آڑ میں اسلام کو بدنام کرنے کا این جی اوز نے سلسلہ شروع کررکھا ہے اور نیشنل کمیشن فار ویمن کی چیئر مین نے حدود لاء کے خاتمہ کے لئے جو رپورٹ تیار کی ہے، ہم اس کی بھرپور مزاحمت کریں گے اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں اللہ کے قوانین کی مخالفت کرنے اور مذاق اُڑانے والوں کو نشانِ عبرت بنادیں گے۔ویمن ایڈ ٹرسٹ پاکستان کے ریسرچ ماہرین نے نفاذ حدود آرڈیننس **1979**ء پر ایک جائزہ مرتب کیا ہے جس پر ڈاکٹر محمود احمد غازی وائس چانسلر اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد نے اس پر اپنے تبصرہ میں لکھا ہے کہ اس آرڈی نینس کا

سابقہ قانون یعنی تعزیرات پاکستان کی متعلقہ دفعات سے تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔اس تقابلی مطالعہ سے بہت سی غلط فہمیاں جو حدود قوانین کے بارے میں پھیل گئی ہیں خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔اس علمی جائزہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں ان تمام اعتراضات کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیا گیا ہے جو بعض حلقے حدود قوانین اور بالخصوص حد زنا آرڈی نینس کے بارے میں دانستہ یا نادانستہ پھیلاتے رہتے ہیں۔ رپورٹ میں ان تمام اعتراضات کا دلائل کی روشنی میں علمی جائزہ لیا گیا ہے کہ یہ اعتراضات غلط فہمی پر مبنی ہیں۔بعض اعتراضات تو بالکل ہی بے بنیاد ہیں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس قسم کے اعتراضات دہراتے ہیں انہوں نے نہ تو کبھی حدود قوانین کا خود مطالعہ کیا اور نہ حدود کے بارے میں تدوین اور نفاذ کے مرحلے سے کما حقہ واقفیت حاصل کی۔مثلاً یہ بات بار بار دہرائی جاتی ہے کہ حدود کے قوانین کو جلدی میں کسی غور وفکر اور بحث وتمحیص کے بغیر جلد بازی میں ایک فرد واحد نے نافذ وجاری کیا اور اس پر کوئی بحث نہیں ہوئی حالانکہ حدود سے متعلق قوانین اور احکام پر دنیائے اسلام میں گزشتہ تیس سال میں اتنی تفصیل اور گہرائی کے ساتھ غور وخوض ہوا ہے کہ اس کی مثالیں کم ملتی ہیں۔خود وطن عزیز میں ان قوانین پر غور وخوض کی تاریخ بہت پرانی ہے۔اسلامی نظریاتی کونسل نے نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک نامور ترین اہل علم سے تبادلہ خیال کے بعد اتفاق رائے سے یہ قوانین مرتب کئے تھے۔ان قوانین کا ابتدائی مسودہ مرتب کرنے کے بعد مختلف وزارتوں اور شعبہ ہائے حکومت میں مشتہر اور متداول کیا گیا تھا اور اس طرح کم وبیش ڈیڑھ سال کے طویل غور وفکر اور مشاورت کے بعد ان قوانین کو اس وقت کی وفاقی کابینہ کی منظوری سے نافذ کیا گیا تھا۔دراصل حدود کے قوانین کے نفاذ میں جو پریشانیاں اور مشکلات لوگوں کو پیش آرہی ہیں وہ اکثر وبیشتر ہمارے ضابطہ فوجداری کی پیچیدگیوں اور تفتیشی ایجنسیوں کی کمزوریوں کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں۔ جب تک ہمارے ملک میں جاگیرداری کلچر موجود ہے، جب تک پولیس کے نظام میں خرابیاں موجود ہیں، جب تک غیر اسلامی معاشرتی خرابیاں معاشرے میں موجود ہیں اس وقت تک نہ صرف حدود قوانین بلکہ پاکستان میں کوئی بھی قانون کامیاب نہیں ہوسکتا ہے اور نہ اپنے مقاصد پورے کرسکتا ہے۔

وطن عزیز پاکستان کے قیام کے وقت قائد اعظمؒ نے فرمایا تھا؛ ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض ایک ٹکڑا زمین حاصل کرنے کیلئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ چاہتے تھے جہاں اسلام کے اصولوں کو آزمایا جاسکے ، چنانچہ ان کی اس خواہش کو حقیقت کا روپ دینے کیلئے پاکستان میں شروع دن سے ہی اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششیں سرکاری وغیر سرکاری دونوں سطحوں پر ہوتی رہیں۔ مارچ 1949ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد متفق علیہ قانونی اور دستوری دستاویز کے طور پر منظور کرکے اس سفر کا آغاز کیا۔جنوری 1951ء میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام نے ایک متفقہ اسلامی دستور کی بنیاد فراہم کرنے کیلئے 22 نکات منظور کرکے اس سفر میں ایک قدم اور آگے بڑھایا۔1962ء میں طوائفوں کے دھندے کو ممنوع قرار دینے کا اقدام، 1973ء میں اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام ، 1977ء میں شراب ،گھوڑ دوڑ پر جواء، نائٹ کلبوں پر پابندی ، جمعہ کی تعطیل کا اعلان اور بعد ازاں وفاقی شرعی عدالت کا قیام بھی اس سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔اسلامی نظریاتی کونسل نے قوانین کو اسلامی بنانے کیلئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کرتے ہوئے حکومت وقت نے چوری، ڈاکہ زنی، زنا، تہمت زنا، شراب نوشی اور منشیات کی

خرید وفروخت اور استعمال کے حوالے سے قانون سازی کی اور مروجہ قوانین کو بدل کر 10 فروری 1979ء کو مختلف آرڈی نینسز کے ذریعے اسے ملک میں جاری ونافذ کیا۔

اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1 ...... جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979ء

Offence of Zina (Enforcement of Hadood) Ordinance (VII of 1979)

2 ...... جرم قذف (نفاذ حد) آرڈیننس 1979ء

Offence of Qazaf (Enforcement of Hadood) Ordinance (VIII of 1979)

3 ...... جائیداد سے متعلق جرائم (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979ء

Offences against Property(Enforcement of Hadood)Ordinance(VI of 1979)

4 ...... حکم امتناع (نفاذ حد) آرڈیننس 1979ء

Prohibition(Enforcement of Hadood) Order (IV of 1979)

5 ...... اجرائے سزائے تازیانہ آرڈیننس 1979ء

Execution of Whipping Ordinance (IX of 1979)

مندرجہ بالا حدود سے متعلق قوانین کو بالعموم سراہا گیا تاہم بعض حلقوں کی طرف سے ان قوانین کو تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ان پر مختلف اعتراضات کئے گئے اور سوالات اٹھائے گئے ۔ چونکہ زیادہ تر اعتراضات کا تعلق جرم زناء آرڈیننس 1979ء سے ہے لہٰذا آئندہ صفحات میں ہم اسی کو زیر بحث لائیں گے۔اس آرڈیننس کی کل 22 دفعات ہیں ان میں سے تین دفعات اصطلاحات کی تشریح پر مشتمل ہیں۔دفعہ 2 میں بالغ ،حد، شادی، محصن اور تعزیر کی تعریف کی گئی ہے جب کہ دفعہ نمبر 4 اور 6 میں زنا اور زنا بالجبر کی تعریفات کی گئی ہیں۔ دفعہ نمبر 5 حد کی سزا کے بارے میں ہے۔دفعہ نمبر 7 نابالغ کی سزا کے بارے میں ہیں۔دفعہ نمبر 8 زنا اور زنا بالجبر کے ثبوت کے لئے معیار شہادت کو بیان کرتی ہے۔ دفعہ نمبر 10 تعزیری سزاؤں کو بیان کرتی ہے۔دفعہ نمبر 12,11 اور 16 اغواء کی سزا کے بارے میں ہیں ۔دفعہ نمبر 14,13 عصمت فروشی کی غرض سے مردوں وعورتوں کی خرید وفروخت سے متعلق ہیں ۔دفعہ نمبر 15 دھوکہ دہی سے زنا کے ارتکاب پر سزا کو بیان کرتی ہے۔

اس آرڈی نینس کی چار دفعات ایسی ہیں جن میں اس آرڈیننس کی دفعات کے حوالے سے طریقہ کار اضابطہ وضع کیا گیا ہے۔دفعہ 9 ملزم کے اعتراف سے انحراف اور گواہ کی گواہی سے انحراف کی صورت میں طریقہ کار بیان کرتی ہے۔دفعہ نمبر 17 میں سنگساری یا کوڑوں کی سزا کے اجراء کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے۔دفعہ نمبر 19 میں تعزیرات پاکستان کی ان دفعات کا تذکرہ ہے جن کا اطلاق اس آرڈیننس پر بھی

ہوگا نیز ان دفعات کی فہرست دی گئی ہے جو اس آرڈیننس کے نافذ العمل ہونے کے بعد منسوخ تصور ہوں گی۔ دفعہ نمبر 20 میں بیان کیا گیا ہے کہ مقدمہ کا اندراج، تفتیش عدالت میں سماعت وغیرہ کے لئے وہی طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ جو ضابطہ فوجداری میں دیا گیا ہے۔ تاہم اس آرڈیننس کے تحت مقدمہ سیشن کورٹ میں چلے گا اور اپیل وفاقی شرعی عدالت میں دائر ہوگی۔ نیز یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ضابطہ فوجداری کی کون کون سی دفعات کا اطلاق اس آرڈیننس پر نہیں ہوگا۔ دفعہ نمبر 21 میں جج کے مسلمان ہونے کے بارے میں ہے دفعہ نمبر 22 ان مقدمات کو آرڈیننس کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے جن کا ارتکاب اس کے نفاذ سے پہلے ہوا تھا۔

حد زنا آرڈیننس کا اصل متن:

چونکہ زنا سے متعلقہ موجودہ قوانین کو [illegible]می تعلیمات جو کہ قرآن و [illegible] سے اخذ کی گئی ہیں سے ہم آہنگ کرنے کیلئے ان میں ترمیم ضروری ہے اور چونکہ صدر پاکستان مطمئن ہیں کہ ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ اس سلسلہ میں فوری اقدام کرنا ضروری ہے اسلئے 5 جولائی 1977ء کے اعلان کے تحت اور اُن تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کہ جو انہیں یہ اختیار دیتے ہیں، صدر پاکستان مندرجہ ذیل آرڈیننس جاری کر رہے ہیں۔

دفعہ نمبر 1:-

(1) اس آرڈیننس کو جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979ء کہا جائے گا۔

(2) یہ پورے پاکستان میں نافذ العمل ہوگا۔

(3) یہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ بمطابق 10 فروری 1979ء سے نافذ العمل ہوگا۔

دفعہ نمبر 2:-

اس آرڈیننس میں مندرجہ ذیل اصطلاحات کا مطلب وہی ہوگا جو ان کے سامنے دیا گیا ہے الا یہ کہ کوئی چیز اس آرڈیننس کے متن میں اس کے خلاف پائی جائے۔

(الف) بالغ: مرد ہونے کی صورت میں جس کی عمر 18 سال ہو اور عورت ہونے کی صورت میں جس کی عمر 16 سال ہو یا جو ویسے ہی بالغ ہو چکے ہوں۔

(ب) حد: قرآن پاک یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مقرر کردہ سزا۔

(ج) شادی: جو فریقین کے شخصی قانون کے مطابق باطل نہ ہو۔

(د) محصن: (1) ایک عاقل بالغ مسلمان مرد جو کہ ایک عاقل بالغ مسلمان بیوی سے مباشرت کر چکا ہو یا (2) ایک عاقل بالغ مسلمان عورت جو ایک عاقل بالغ مسلمان شوہر کے ساتھ مباشرت کر چکی ہو۔

(ر) تعزیر: حد کے علاوہ کوئی بھی سزا ان اصطلاحات کے علاوہ جن اصطلاحات کی تعریف اس آرڈی ننس میں نہیں دی گئی اُن کی وہی تشریح قابل قبول ہوگی جو ضابطہ فوجداری یا تعزیرات پاکستان میں دی گئی ہے۔

دفعہ نمبر 3:-

اس آرڈی ننس کی دفعات کسی بھی دوسرے قانون پر حاوی ہوں گی۔

دفعہ نمبر 4 :-

زنا: ایک مرد اور ایک عورت جو جائز طور پر آپس میں شادی شدہ نہیں ہیں زنا کے مرتکب ہوں گے اگر وہ بلا جبر و اکراہ ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت کرتے ہیں۔

وضاحت: مباشرت، جو زنا کا موجب ہوتی ہے، کے لیے دخول ہی کافی ہے عمل کا مکمل ہونا ضروری نہیں۔

دفعہ نمبر 5:-

(1) زنا میں حد جاری ہوگی اگر (الف) اس کا ارتکاب ایک عاقل بالغ مرد ایک ایسی عورت سے کرتا ہے جو اُس کی بیوی نہیں ہے اور نہ ہی اُسے ایسا کوئی گمان ہے۔

(ب) اس کا ارتکاب ایک عاقل بالغ عورت ایک ایسے مرد کے ساتھ کرتی ہے جو اُس کا شوہر نہیں اور نہ ہی اسے ایسا کوئی گمان ہے۔

(2) جو شخص بھی زنا کا ارتکاب کرتا ہے جس میں حد جاری ہوتی ہے تو اس آرڈی ننس کی دفعات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے:

(الف) اگر وہ مرد یا عورت محصن (شادی شدہ) ہے تو اسے عوام الناس کے سامنے سنگسار کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔

(ب) اور اگر وہ مرد یا عورت محصن نہیں تو اُسے عوام الناس کے سامنے 100 کوڑے لگائے جائیں گے۔

(3) ذیلی دفعہ نمبر 2 میں دی گئی سزا پر عمل درآمد اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ عدالت اس کی توثیق نہ کرے جس کے پاس اس سزا کے خلاف اپیل کی سماعت کا اختیار ہے (وفاقی شرعی عدالت) اگر سزا کوڑوں کی ہے تو جب تک اس کی توثیق نہیں ہوتی، اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا اور سزا یافتہ شخص کو سادہ قید میں رکھا جائے گا۔

دفعہ نمبر 6: -

(1) ایک شخص زنا بالجبر کا ارتکاب کرے گا اگر وہ کسی ایسے مرد یا کسی ایسی عورت سے مباشرت کرتا ہے جس کے ساتھ اُسکا جائز نکاح نہیں ہے بشرطیکہ حالات مندرجہ ذیل ہوں: (الف) زیادتی کے شکار کی رضامندی کے خلاف (ب) زیادتی کے شکار کی رضامندی کے بغیر۔

(ج) زیادتی کے شکار کی رضامندی سے جب مجرم جانتا ہو کہ اس کا اس سے جائز نکاح نہیں ہے اور زیادتی کا شکار سمجھتا ہو کہ وہ وہی شخص ہے جس کے ساتھ اس کا جائز نکاح ہے۔

وضاحت: زنا بالجبر کے ارتکاب کے لیے دخول کافی ہے عمل کا مکمل ہونا ضروری نہیں ہے۔

(1) زنا بالجبر میں حد جاری ہوگی اگر اُس کا ارتکاب دفعہ نمبر 5 (1) میں دیئے گئے حالات میں کیا جائے۔

(3) جو کوئی زنا بالجبر کا ارتکاب کرتا ہے، جس میں حد جاری ہو گی، تو اس آرڈی نینس کی دیگر دفعات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے

(الف) اگر وہ مرد یا عورت محصن ہے تو اسے عوام الناس کے سامنے سنگسار کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔

(ب) اور اگر وہ مرد یا عورت محصن نہیں تو اُسے عوام الناس کے سامنے 100 کوڑے لگائے جائیں گے اور کوئی دیگر سزا بھی دی جائے گی جو مقدمہ کے حالات کے مطابق عدالت مناسب سمجھے۔ یہ سزائے موت بھی ہو سکتی ہے۔

(4) ذیلی دفعہ 3 میں دی گئی سزا پر عمل درآمد اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک وہ عدالت اس کی توثیق نہ کرے جس کے پاس اس سزا کے خلاف اپیل کی سماعت کا اختیار ہے (وفاقی شرعی عدالت) اگر سزا کوڑوں کی ہے۔ تو جب تک اس کی توثیق نہیں ہوتی اور اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا تو سزا یافتہ شخص کو سادہ قید میں رکھا جائے گا۔

دفعہ نمبر 7 :-

اگر کسی ایسے شخص سے زنا یا زنا بالجبر کا ارتکاب ہو گیا ہے جو بالغ نہیں ہے تو ایسی صورت میں اسے قید کی سزا دی جائے گی جو 5 سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کیا جائے گا یا دونوں سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں تاہم اگر زنا بالجبر میں مجرم 15 سال سے کم عمر کا نہیں ہے تو اُسے کسی دیگر سزا کے ساتھ یا اُس کے بغیر کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ نمبر 8:-

زنا یا زنا بالجبر کا ثبوت جس میں حد جاری ہو گی مندرجہ ذیل صورتوں میں کسی ایک صورت میں ہو سکتا ہے:

(الف) ملزم کسی با اختیار عدالت کے سامنے اس جرم کے ارتکاب کا اعتراف کرتا ہے یا (ب) کم از کم 4 مسلمان بالغ مرد گواہ جن کے بارے میں عدالت کو اطمینان ہو کہ وہ تزکیۃ الشھود کی شرائط پوری کرتے ہیں، صادق ہیں اور کبائر سے اجتناب کرتے ہیں گواہی دیں کہ وہ زنا کے ارتکاب کے عینی شاہد ہیں تاہم اگر ملزم غیر مسلم ہو تو چشم دید گواہ بھی غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔

وضاحت: اس دفعہ میں تزکیۃ الشھود سے مراد وہ طریقہ کار ہے جس کے ذریعے عدالت اپنے آپ کو مطمئن کر سکتی ہے کہ آیا گواہ قابل اعتبار ہے یا نہیں۔

دفعہ نمبر 9 :-

(1) اگرایک مقدمہ میں زنا یا زنا بالجبر کا جرم صرف مجرم کے اعتراف سے ثابت ہوا ہے اور ابھی حد یا اس کا کوئی حصہ جاری ہونا باقی ہے اگر سزا یافتہ اپنے اعتراف سے منحرف ہو جاتا ہے تو حد یا اس کا باقی حصہ جاری نہیں ہوگا۔

(2) اگر زنا یا زنا بالجبر کا جرم صرف گواہی سے ثابت ہوا ہے اور حد یا اس کے کسی حصے کا جاری ہونا ابھی باقی ہے اور کوئی گواہ اپنی گواہی سے اس طرح منحرف ہو جائے کہ چشم دید گواہوں کی تعداد 4 سے کم ہو جائے تو حد یا اس کا باقی حصہ جاری نہیں ہوگا۔

(3) ذیلی دفعہ نمبر 1 میں مذکور مقدمات میں عدالت مقدمہ کی دوبارہ سماعت کا حکم دے سکتی ہے۔

(4) ذیلی دفعہ نمبر 2 میں مذکور مقدمات میں عدالت ریکارڈ پر موجود شہادت کی بنیاد پر تعزیری سزا دے سکتی ہے۔

دفعہ نمبر 10:-

(1) دفعہ نمبر 7 کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جو کوئی بھی زنا یا زنا بالجبر کا ارتکاب کرتا ہے جس میں حد جاری نہیں ہوگی یا ثبوت کی وہ صورتیں جو دفعہ نمبر 8 میں دی گئی ہیں موجود نہیں ہیں اور قذف کی سزا جس میں حد جاری ہوتی ہے مستغیث کو نہ دی گئی ہو نیز اس آرڈیننس کے تحت اس پر حد جاری نہیں ہو سکتی تو اسے تعزیری سزا دی جائے گی۔

2) جو کوئی بھی زنا جس میں تعزیری کی سزا دی جائے کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے 10 سال تک قید با مشقت 30 کوڑوں اور جرمانہ کی سزا بھی ہوگی ۔

(3) ذیلی دفعہ 4 کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جو کوئی بھی زنا بالجبر جس میں تعزیر ہوگی کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے قید با مشقت کی سزا دی جائے گی جو 4 سال سے کم اور 25 سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔ علاوہ ازیں 30 تک کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی۔

(4) جب زنا بالجبر جس میں تعزیری کی سزا دی جاتی ہے کا ارتکاب دو یا دو سے زیادہ افراد باہم صلاح مشورہ ہو کر کریں گے تو ان میں سے ہر ایک کو موت کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ نمبر 11:-

جو کوئی کسی عورت کو اس نیت کے ساتھ اغواء کرتا ہے کہ وہ خود اسے مجبور کرے گا یا یہ حقیقت معلوم ہونے کے باوجود کہ اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی سے شادی کرے یا اس لئے اسے مجبور کرتا ہے یا ورغلاتا ہے کہ وہ کسی کے ساتھ مباشرت کرے یا یہ حقیقت معلوم ہونے کے باوجود کہ اسے مباشرت کرنے پر مجبور کیا جائے گا یا ورغلایا جائے گا تو اسے عمر قید، 30 تک کوڑوں اور جرمانے کی سزا دی جائے گی اسی طرح اگر کوئی مجرمانہ دھمکی دے کر یا اختیارات کا ناجائز استعمال کر کے یا کسی بھی دوسرے طریقے سے کسی عورت کو

مجبور کرتا ہے یا ورغلاتا ہے کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جائے اور اس نیت کے ساتھ یا یہ جانتے ہوئے کہ اس بات کا امکان ہے کہ اسے مجبور کیا جائے گا یا ورغلایا جائے گا کہ کسی کے ساتھ مباشرت کرے تو اسے بھی اوپر بیان کردہ سزا دی جائے گی۔

دفعہ نمبر 13:-

جو کوئی کسی شخص کے ساتھ بدفعلی (غیر فطری عمل) کرنے کے لئے یا اسے کسی کے حوالے کر کے بدفعلی کے خطرے میں ڈالنے کے لئے یا یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ اُس کے ساتھ بدفعلی کی جائے گی یا اُسے بدفعلی کے لئے کسی کے حوالے کئے جانے کا امکان ہے اغواء کرتا ہے تو اُسے سزائے موت یا 25 سال قید بامشقت کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ بھی ہوگا۔ تاہم اگر سزا قید کی ہے تو اُسے 30 تک کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی۔

وضاحت: (الف) جب کسی عورت کو کسی عصمت فروش کے ہاتھ یا کسی ایسے شخص کے ہاتھ جو قحبہ خانہ چلا رہا ہے فروخت کیا جاتا ہے یا کرایہ پر دیا جاتا ہے یا کسی کے حوالے کیا جاتا ہے تو فرض کیا جائے گا کہ اُس عورت کو عصمت فروشی کے مقصد کے لئے استعمال کرنے کی نیت سے اُس کے حوالے کیا گیا ہے۔ الّا یہ کہ اس کے برعکس ثابت ہو جائے۔

(ب) اس دفعہ میں اور دفعہ نمبر 18 میں استعمال ہونے والے لفظ "ناجائز مباشرت" سے مراد دو ایسے افراد کے درمیان مباشرت ہے جو باہم جائز طور پر شادی شدہ نہیں ہیں۔

دفعہ نمبر 14:-

جو کوئی اس نیت کے ساتھ کسی کو خریدتا ہے یا اس کے علاوہ کسی طریقے سے حاصل کرتا ہے کہ اُس کو کسی بھی وقت عصمت فروشی کیلئے یا کسی شخص کے ساتھ ناجائز مباشرت کرنے کیلئے یا کسی دیگر غیر اخلاقی مقصد کیلئے استعمال کرے گا یا یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ اس کو کسی بھی وقت ایسے کسی مقصد کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے وہ ایسا کرتا ہے تو اُسے عمر قید، 30 تک کوڑوں اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

(وضاحت) کوئی عصمت فروش یا ایسا شخص جو قحبہ خانہ چلا رہا ہو کسی عورت کو خریدتا ہے کرایہ پر لیتا یا کسی اور طریقے سے حاصل کرتا ہے تو فرض کیا جائے گا کہ اس عورت کو عصمت فروشی کیلئے استعمال کرنے کی غرض سے حاصل کیا گیا ہے الّا یہ کہ اس کے برعکس ثابت ہو جائے۔

دفعہ نمبر 15:-

کوئی بھی ایسا مرد جو دھوکہ سے ایک عورت کو یقین دلائے کہ وہ اُس کی بیوی ہے جب کہ وہ اُس کی بیوی نہ ہو اور پھر اُس سے مباشرت کرے تو اُسے 25 سال تک قید سخت، 30 تک کوڑوں اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ نمبر 16 :-

جو کوئی کسی عورت کو اس نیت کے ساتھ بہلا پھسلا کر لے جاتا ہے کہ وہ کسی شخص سے مباشرت کرے گی یا اس نیت سے اُس عورت کو چھپا کر رکھتا ہے یا قید کرتا ہے تو اُسے 7 سال تک قید، 30 تک کوڑوں اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ نمبر 17 :-

دفعہ نمبر 5 یا 6 کے تحت دی جانے والی سنگسار کے ذریعے موت کی سزا پر مندرجہ ذیل طریقے سے عمل درآمد کیا جائے گا۔ وہ گواہ جن کی گواہی پر ملزم کو سزا ہوئی ہوگی اُن میں سے جتنے بھی موجود ہوں وہ سزا یافتہ شخص کو پتھر مارنا شروع کریں گے۔ پتھر مارنے کے دوران اُسے گولی مار کر بھی موت کے گھاٹ اُتارا جاسکتا ہے اُس کے مرنے پر پتھراؤ اور فائرنگ روک دی جائے گی۔

دفعہ نمبر 18 :-

جو کوئی ایسا جرم کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اس آرڈی نینس کے تحت قید یا کوڑوں کی سزا کا موجب ہے یا ایسا جرم کرنے کا سبب بنتا ہے اور اس کوشش میں اُس ارتکاب کی جانب کوئی ایسا اقدام بھی اُٹھاتا ہے تو اُسے اُس جرم میں مقرر قید کی سزا سے آدھی سزا دی جائے گی یا 30 تک کوڑے مارے جائیں گے یا اتنا جرمانہ ہوگا جتنا اُس جرم کیلئے مقرر ہے ان میں سے کوئی بھی دو یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔

دفعہ نمبر 19:-

(1) جب تک اس آرڈی نینس میں اس کے برعکس وضاحت نہ ہو تعزیراتِ پاکستان کے باب نمبر 5 اور 5A کا اطلاق ضروری تبدیلیوں کے ساتھ اس آرڈی نینس کے تحت جرائم پر بھی ہوگا۔

(2) جو کوئی ایسے جرم کی ترغیب دینے کا ارتکاب کرتا ہے جس پر حد جاری ہوگی تو اُسے وہ سزا دی جائے گی جو اس آرڈی نینس میں بطور تعزیر مقرر ہے۔

(3) تعزیرات پاکستان میں (الف) باب نمبر 376,375,373,372,366 اور باب نمبر 20 کی دفعہ نمبر 493، 497 منسوخ قرار پائیں گی۔

(ب) دفعہ نمبر 367 میں ''یا کسی شخص کا غیر فطری فعل'' کے الفاظ اور ''، ختم کر دیا جائے گا۔

دفعہ نمبر 20:-

(1) اس آرڈیننس کے تحت چلانے والے مقدمات میں ضابطہ فوجداری کی دفعات کا اطلاق ضروری تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا۔ تاہم اگر

دفعہ نمبر 20:-

(1) اس آرڈیننس کے تحت چلانے والے مقدمات میں ضابطہ فوجداری کی دفعات کا اطلاق ضروری تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا۔تاہم اگر شہادت میں یہ بات معلوم ہوجائے کہ مجرم نے کسی اور قانون کے تحت ایک مختلف جرم کا ارتکاب کیا ہے تو اگر عدالت اس جرم کے تحت مقدمہ چلانے اور سزا دینے کی مجاز ہے تو وہ اس جرم کے تحت اسے سزا دے سکتی ہے۔مزید یہ کہ اس آرڈی نینس کے تحت جرائم کا مقدمہ سیشن کورٹ میں چلایا جائے گا۔اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 30 کے تحت بااختیار مجسٹریٹ کی عدالت میں نہیں چلایا جائے گا۔ سیشن کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل وفاقی شرعی عدالت میں ہوگی اور مزید یہ کہ جس تحصیل میں جرم واقع ہوگا اس کے تحصیلی ہیڈکوارٹر میں یہ مقدمہ چلایا جائے گا۔

(2) سزائے موت کی توثیق سے متعلقہ ضابطہ فوجداری کی دفعات کا اطلاق اس آرڈیننس کے تحت سزاؤں کی توثیق پر بھی ضروری تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا۔

(3) ضابطہ فوجداری کی دفعات 199-A,199,198 یا 199-B کا اطلاق اس آرڈیننس کی دفعات 15 یا 16 کے تحت قابل سزا جرم پر نہ ہوگا۔

(4) ضابطہ فوجداری کی دفعہ 391 کی ذیلی دفعہ 3 یا دفعہ 393 کا اطلاق اس آرڈیننس کے تحت دی جانے والی کوڑوں کی سزا پر نہ ہوگا۔

(5) ضابطہ فوجداری کے باب نمبر 29 کے دفعات کا اطلاق اس آرڈیننس کی دفعات نمبر 5 یا 6 کے تحت دی جانے والی سزاؤں پر نہ ہوگا

(6) ضابطہ فوجداری کی دفعہ 561 منسوخ تصور ہوگی۔

دفعہ نمبر 21 :-

اس آرڈیننس کے تحت جس عدالت میں مقدمہ چلے گا یا جس میں اپیل کی سماعت ہوگی اس کا جج مسلمان ہوگا تاہم اگر ملزم غیر مسلم ہے تو جج بھی غیر مسلم ہوسکتا ہے۔

دفعہ نمبر 22:-

اس آرڈیننس کا اطلاق ان مقدمات پر نہیں ہوگا جو اس آرڈیننس کے آغاز سے فوری پہلے کسی عدالت میں زیر سماعت تھے یا اس جرم کا ارتکاب اس آرڈیننس کے آغاز سے پہلے ہوا تھا۔ (جاری ہے)